Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۲۶/ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ' ۱۴ تبوک ۱۳۷۲ھش ' ۱۴ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۴

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

"خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم ظاہر کر سکے کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاو۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امامت رابعہ کے گیارہ سال مکمل ہو جانے کے بعد

خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ بہار کے دن لائے

احمدیوں کی دہائی آسمان تک پہنچ گئی ہے اب اس کا جواب آسمان سے آئے گا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۱۔ جون ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ جو دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبے کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۱۔ جون سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا ہے کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ امامت رابعہ کے گیارہویں سال کے بعد جماعت احمدیہ کی تائید میں خصوصی علامتیں ظاہر فرمائے تاکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دی جانے والی خدائی خبر "بعد گیارہ" ہمارے حق میں خوشیوں کی خبروں کے ساتھ پوری ہو۔ //

یاد رہے کہ یہ خطبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ جون کو بیت الفضل لندن میں دیا جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور امامت کے گیارہ سال مکمل ہونے کے بعد بارہویں سال کا پہلا دن تھا۔ حسب معمول یہ خطبہ سیٹیلائٹ کے رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت کی ترقی تدریجی رنگ میں کھیتی کی طرح ہوگی۔ اس کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ جو بیج بویا گیا ہے ابھی اس کے مقاصد کامل طور پر حاصل نہیں ہوئے اور وہ مقاصد جن تک اسے پہنچانا ہے وہ ابھی دور ہیں اس مقصد کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے چار خاص نکات بیان فرمائے ہیں جن کا حصول ضروری ہے۔ ایک توحید کے اختیار کرنے میں خاص رنگ دوسرا تبتل الی اللہ میں خاص رنگ تیسرا ذکر الٰہی اور چوتھا حقوق اخوان کی ادائیگی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ چاروں باتیں اسی خاص ترتیب کے ساتھ پوری کرنی ضروری ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو فرمایا گیا ہے کہ ابھی وہ مقاصد پورے نہیں ہوئے۔ اس سے کوئی یہ مطلب ہرگز نہ نکالے کہ خدانخواستہ حضرت بانی سلسلہ کے وقت میں جماعتی تربیت میں کوئی کمی تھی۔ ایسا مطلب سوچنا بھی جہالت ہوگی ہم نے جو پایا ہے حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے رفقاء کے طفیل پایا ہے۔ ہمیں اپنے اس مقام عجز کو غور سے سمجھنا چاہیے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت کی ترقی کے لئے جو کھیتی کا ذکر ہے۔ یہاں داعیان الی اللہ کا ذکر ہے۔ کہیں پر یہ داعیان اس بیج کو پتھروں پر پھینک دیتے ہیں جس سے وہ بار آور نہیں ہوتے اور کبھی اسے اچھی زمین میں پھینکتے ہیں۔ جس سے یہ سینکڑوں گنا پھل لاتے ہیں۔ اب یہ کام خدا کا ہاتھ تو نہیں کر سکتا یہ تو اصحاب ایمان کا کام ہے۔ بعض ایمان والے زیادہ ماہر اور سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض نا تجربہ کار ہوتے ہیں یہ ان کا ذکر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں پر انجیل نے اپنے تمثیلی بیان میں اس بیج کے تیس گنا بلکہ سو گنا بڑھنے کا ذکر فرمایا ہے وہاں پر قرآن کریم نے سات سو گنا زیادہ پھل لانے کی خوشخبری دی ہے بلکہ فرمایا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر لاانتہا کامیابیاں مل سکتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ جو سنگلاخ زمینوں پر بیج پھینکتے ہیں ان کو یہ جاننا چاہیے کہ ضروری نہیں کہ ساری زمین سنگلاخ ہو۔ اگر وہ دعائیں کریں تو پتھر بھی پھٹ سکتے ہیں۔ اس کے لئے رضائے باری کی خاطر کام کرنا ہوگا اور اس جگہ اللہ نے اپنے نفس کے تجزیہ کا طریق عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علیم ہے وہ انسانی کوششوں کے علاوہ اس کے دل کی آرزوؤں اور تمناؤں کو بھی جانتا ہے۔ وہ ان نیکیوں کا بھی ثواب دے دیتا ہے جو انسان اپنی مجبوریوں یا کمزوریوں سے بجا نہیں لا سکتا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر دل میں لامحدود خدمت کی تڑپ ہو تو اللہ تعالیٰ عطا بھی لامحدود کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ

(مسلسل صــ۲ پر)

ایک احمدی ڈاکٹر کا اعزاز

○ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے تحت ملک کے نامور ماہر امراض قلب مکرم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب پروفیسر آف کارڈیالوجی راولپنڈی کو حال ہی میں امتیازی اعزاز (ایوارڈ) فیلوشپ آف دی رائل کالج آف فزیشنز (F.R.C.P) ایڈنبرا یو کے ملا ہے۔ یہ فیلوشپ کا اعزاز ان ڈاکٹرز کو دیا جاتا ہے جو کہ اپنی فیلڈ میں بہت نمایاں اور امتیازی کام کے نتیجہ میں بہترین شمار ہوتے ہوں۔ دوسرے احمدی ڈاکٹر جن کو یہ امتیازی اعزاز مل چکا ہے مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب کراچی اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے بہت مبارک کرے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ بنی نوع انسان کی بہترین خدمت کی توفیق پاویں۔

نمایاں کامیابی

○ محترمہ صائمہ کریمی بٹ صاحبہ بنت مکرم سید افضال احمد صاحب بٹ خیرپور میرس (سندھ) نے اس سال ہونے والے بی۔ ایس۔ سی فائنل (ہوم اکنامکس گروپ) کے امتحان میں ۸۷۸/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے شاہ عبد اللطیف یونیورسٹی سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں

"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے

روزنامہ الفضل
پبلشر: آغا سیف اللہ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ہمیں بتادیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ابتلا بھی آئیں گے۔ ان کا آنا اس لئے ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق ہے اور کون کاذب ہے۔ جو ابتلا کے وقت گر جاتے ہیں وہ بد بختی سے جہنم تک پہنچتے ہیں۔ اس میں دنیا بھر کی جماعتیں شامل ہیں۔ گذشتہ دور ابتلا میں احمدیوں نے جس صبر اور حوصلے کا نمونہ دکھایا ہے۔ جن کو تکالیف دی گئیں اور ان کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا گیا ان کو خوشخبری ہو کہ آخر برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا برکتوں کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ جس تیزی سے برکتوں کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ یہ وہ دور ہے کہ لگتا ہے کہ ہم سے یہ ساری برکتیں سمیٹی نہیں جائیں گی باغوں کا تجربہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایک وقت میں جب پھل آنے کی ابتدا ہوتی ہے تو معمولی کھٹے پھل کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن پھر وہ دور آتا ہے پھل پکنے پر آجاتے ہیں اور اتنا پھل آتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اور وہ زمیندار جو پہلے ایک ایک پھل کی حفاظت کرتا تھا وہ دعوت عام دے دیتا ہے کہ آؤ اور توڑ توڑ کر لے جاؤ۔ احمدیت کے لئے بھی وہ زمانہ آرہا ہے۔ کہ پھل اس تیزی سے گریں گے کہ سنبھالنا دشوار ہو جائے گا۔ اب فصلیں کاشت کرنے کی بجائے پھل کاٹنے کا زمانہ آگیا ہے۔ ساری دنیا میں پھل پک چکے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گذشتہ روز امام صاحب بیت الفضل لندن (مکرم عطاء المجیب راشد صاحب) نے مجھے بتایا کہ اللہ نے مجھے ۱۰۔ جون ۱۹۸۲ء کو جمعرات کے روز منصب امامت پر فائز کیا تھا۔ اس سال کا دس جون عین جمعرات کے دن آیا ہے۔ اور امامت کے گیارہ سال مکمل ہونے کے بعد اب بارہواں سال شروع ہو گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کو اللہ نے ایک خبر دی تھی۔ "بعد گیارہ (اللہ نے چاہا تو)" حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس سے یہ سمجھتا تھا کہ شاید اس سے مراد میری نقل مکانی کے گیارہ سال ہیں کہ اس کے بعد کوئی واقعہ ہو گا۔ لیکن اب میں خدا تعالیٰ پر حسن ظنی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس سے دور امامت رابعہ کے گیارہ سال مراد ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس خدائی خبر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ بات قطعی ہے (--) اور یہ خبر بڑی شان سے پوری ہو گی۔ حضرت بانی سلسلہ نے اسے غیر معمولی نشان قرار دیا ہے۔ اور کوئی بعید نہیں کہ اب اس کے پورے ہونے کا زمانہ آنے والا ہو۔ پاکستان اور دیگر ممالک میں حضرت بانی سلسلہ کی مخالفت میں جو حدیں پھلانگی گئی ہیں اس کے جواب میں کوئی عالمی علامت ظاہر ہونی ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک بات تو یہ ظاہر ہوئی ہے کہ خطبات کا سیٹیلائٹ کے ذریعے عالمی نظام جاری فرما کر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص علامت ظاہر فرمادی ہے۔ لیکن یہ "بعد گیارہ" نہیں ہے یہ کوئی بہت بڑی اور عظیم الشان علامت ہے جو ظاہر ہونے والی ہے۔ اور قوموں کے دلوں کو قبولیت کے لئے تیار کیا جائے گا۔ اور اللہ نے چاہا تو یہ یبوست کا دور بہار میں بدل جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی باتیں ذوالوجوہ ہوتی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی اس کو ایک مرحلے پر خود پر چسپاں کیا تھا۔ لیکن ایسی خبریں بار بار بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے خصوصیت سے دعائیں کریں کہ "گیارہ کے بعد" کا جو دور اب شروع ہو رہا ہے۔ وہ کامیابیوں کی خبریں لائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں اللہ کی عطا کی ہوئی امید اور توقع سے یہ مطلب کر رہا ہوں کہ اس سے مراد میری امامت کے گیارہ سال ہیں۔ حضور نے فرمایا پاکستان اور دیگر ممالک میں احمدیوں نے اتنی تکالیف اٹھائی ہیں کہ واقعتاً ان میں سے بعض احمدیوں کی راتیں خدا کے حضور دہائی دیتے گذری ہیں۔ خدا کرے کہ اب ہم اپنے کانوں سے تصدیق کی آوازیں سنیں اور ہماری آنکھیں اللہ کی خبر کے پورا ہونے پر ٹھنڈی ہوں۔ اور دل بھی شاداں ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ڈاکٹری مشورہ

اگر آپ کی کمر میں شدید درد ہو تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ ہرگز نہ چلیں بلکہ بستر پر لیٹ کر آرام کریں جب تک کسی قدر افاقہ نہ ہو جائے آپ چلنا ہرگز شروع نہ کریں البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ افاقہ ہونے پر تھوڑا بہت چلا جائے۔ کیونکہ بہت زیادہ آرام بھی مناسب نہیں ہے۔ جب آپ بستر پر لیٹے ہوئے ہوں تو اپنی کمر کے ارد گرد ہلکے گرم پانی سے بھیگا ہوا تولیہ لپیٹ لیں۔ ایسا کرنے سے آپ کے پٹھوں کو بہت سکون ملے گا۔ اور یہی سکون آپ کی کمر درد کو کم کرے گا آدھ گھنٹے کے بعد آپ تولیہ اتار دیں اور پھر کچھ وقفہ پڑ جانے کے بعد تم کم از کم دس منٹ کپڑے میں لپٹی ہوئی برف کی مالش کریں جب یہ سلسلہ جاری ہو تو آہستہ آہستہ اٹھیں اور بیٹھیں لیکن یہ خیال رہے کہ ایسا کرنے میں تیزی نہیں آنی چاہئے تیزی آنے سے کمر کی تکلیف مزید بڑھ سکتی ہے

ظلمت نہیں کچھ جور یا آلام نہیں ہے
آفت ہے کوئی گردشِ ایام نہیں ہے

الزام کوئی ایسا رگنا دو جو بچا ہو
الزام ہی کیا وہ جو مرے نام نہیں ہے

کچھ ایسے بلا نوش ہیں مے کش مرے ساقی
تلچھٹ نہیں کچھ دُردِ تہہِ جام نہیں ہے

عریانی در آئی ہے گھروں میں دبے پاؤں
اب جلووں کی ارزانی لبِ بام نہیں ہے

اتراتے ہیں کیوں لوگ کوئی ان سے یہ پوچھے
ہر صبح کی تقدیر میں کیا شام نہیں ہے

تردید بھی کرتی ہوں تو گنتے ہیں سزاوار
الزام کی تردید تو الزام نہیں ہے

اس دور کے فرعونوں سے کہدو کوئی دن اور
جی لیں کہ پنہ اب تو کسی گام نہیں ہے

سچ بول کے جانا ہے کہاں تم نے یہ سوچو
سولی پہ تو چڑھ جاؤ گی انعام نہیں ہے

کچھ لوگ تو پہچانے ہیں عظمت کو بھی واللہ
گمنام سہی ایسی بھی گمنام نہیں ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری اور پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقین عمل

۵/نومبر ۱۹۵۴ء کو فرمایا۔

اس کے بعد میں خدام الاحمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ خدام نے طوفانوں وغیرہ کے موقعہ پر نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کیا ہے اب انہیں اپنے اجلاس میں اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ اس جذبہ کو جو نہایت مبارک جذبہ ہے اور زیادہ کس طرح ابھارا جائے۔ کوئی ایسی خدمت جو صرف رسمی طور پر کی جائے حقیقی خدمت نہیں کہلا سکتی۔ مثلاً بعض لوگ اپنی رپورٹوں میں لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کسی کا بوجھ اٹھایا۔ اب اگر تو کسی مجلس کے تمام نوجوانوں یا بارہ پندرہ خدام سارا دن لوگوں کے بوجھ اٹھاتے پھرتے ہیں یا کسی ایک وقت مثلاً عصر کے بعد روزانہ ایسا کرتے ہیں یا گھنٹہ دو گھنٹہ روز اس کام پر خرچ کرتے ہوں تب تو یہ خدمت کہلا سکتی ہے لیکن اس قسم کی رپورٹوں کو میں کبھی نہیں سمجھا کہ اس مہینہ میں ہمارے نوجوانوں نے کسی کا بوجھ اٹھایا یہ وہ خدمت نہیں جس کا خدام الاحمدیہ کے نظام کے ماتحت تم سے تقاضا کیا جاتا ہے بلکہ یہ وہ خدمت ہے جس کا بجا لانا ہر انسان کے لئے اس کی انسانیت کے لحاظ سے ضروری ہے۔

در حقیقت مختلف خدمات مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے ہوتی ہیں مثلاً جو شخص پاکستان میں رہتا ہے۔ اس پر کچھ فرائض پاکستانی ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں کچھ فرائض ایک انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں اسی طرح اگر کوئی سرکاری ملازم ہے تو کچھ فرائض اس پر سرکاری ملازم ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو کچھ فرائض اس پر ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتے ہیں اگر کوئی پولیس مین ہے تو کچھ فرض اس پر پولیس مین ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتے ہیں۔ ایک حیثیت کے کام کو اپنی حیثیت کے ثبوت میں پیش کرنا محض تمسخر ہوتا ہے مثلاً ایک ڈاکٹر کا یہ لکھنا کہ میں نے بیس مریضوں کا علاج کیا تمسخر ہے کیونکہ اس نے جو کام کیا ہے اپنے ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے کیا ہے۔ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے نہیں کیا۔ یا پاکستان کی تائید میں اگر کوئی جلسہ ہوتا ہے یا جلوس نکلتا ہے اور تم اس میں حصہ لیتے ہو تو پھر اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر کرتے ہو تو یہ تمسخر ہے کیونکہ یہ خدمت تم نے ایک پاکستانی ہونے کے لحاظ سے کی ہے۔

برکت تمہیں تبھی حاصل ہوگی جب تم اپنی ساری حیثیتوں کو نمایاں کر کے کام کرو گے۔

جب تمہیں ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے تو تم پاکستانی حیثیت کو نمایاں کرو جب تمہیں ایک انسان ہونے کی حثیت سے کام کرنا پڑے۔ تو تم اپنی انسانیت کو نمایاں کرو مثلاً اگر کوئی چلتے ہوئے گر جاتا ہے تو یہ انسانیت کا حق ہے کہ اسے اٹھایا جائے۔ اس میں خدام کا کیا سوال ہے۔ ایک ہندوستانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے ایک پنجابی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے ایک چینی اور جاپانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے ایک سرحدی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے پس اگر اتفاقی طور پر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو یہ خدام الاحمدیہ والی خدمت خلق نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ یہ وہ خدمت ہوگی جو ہر انسان پر انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ان فرائض کو ادا نہیں کرتا تو وہ انسانیت سے بھی گر جاتا ہے۔

پس اپنے پروگراموں پر ایسے رنگ میں عمل کرو جیسے اس دفعہ لاہور کے خدام نے خصوصیت سے نہایت اعلیٰ کام کیا ہے۔ اسی طرح ربوہ کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ سیالکوٹ کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ ملتان کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ اور کراچی کے خدام نے بھی بعض اچھے کام کئے ہیں گو وہ نمایاں نظر آنے والے نہیں۔ پس متواتر اپنے جلسوں اور جلوسوں میں اس امر کو لاؤ کہ تم نے زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنی ہے اور ایک پروگرام کے ماتحت کرنی ہے۔ تاکہ ہر شخص کو تمہاری خدمت محسوس ہو۔

جب کوئی شخص سچائی کے ساتھ کام کرتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کا بدلہ لیتا ہے۔ مغلہ جب احمدی ہوئے تو انہوں نے قومی عادت یعنی چوری کو ترک کر دیا اور جھوٹ بھی بولنا چھوڑ دیا کیونکہ یہ ابتدائی جرم ہوتا ہے ان کے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں نے بائیکاٹ کر دیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ مغلہ کافر ہو گیا ہے۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ ان کا لڑکا کافر ہو کر سچ بولنے لگ گیا ہے۔ اور چوری بھی اس نے چھوڑ دی ہے۔ چور چوریاں کرتے تھے اور پولیس اور دوسرے لوگ ان کا تعاقب کرتے تھے۔ عدالتوں میں بات اور ہوتی ہے اور انسان وہاں جھوٹ بول کر گزارہ کر لیتا ہے لیکن برادری یا پنچایت میں یہ بات مشکل ہوتی ہے۔ کہ کوئی اپنا قصور چھپا لے۔ عدالتوں میں بتانے والے لوگ نہیں ہوتے۔ اس لئے مجرم جو چاہے بیان دے دے۔ لیکن برادری اور پنچایت میں وہ اگر جھوٹ بولے گا تو فوراً بعض واقف لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو اس کا جھوٹ ظاہر کر دینگے غرض جب چور چوریاں کر کے گھروں میں واپس آتے تو تعاقب کرنے والے بھی پہنچ جاتے۔ اور کہتے تم نے ہمارا مال چرایا ہے لیکن وہ کہتے نہیں اور اکثر قرآن بھی اٹھا لیتے۔ لوگ چونی اٹھنی پر قسمیں کھا لیتے ہیں پھر بھینس یا گائے پر وہ قرآن کریم کیوں نہ اٹھائے۔ تعاقب کرنے والے چوروں کی قسموں پر اعتبار نہ کرتے اور کہتے لاؤ مغلے کو اگر وہ کہہ دے کہ تم نے مال چوری نہیں کیا تو ہم مان لیں گے۔ وہ وہاں پہنچتے۔ اور مغلے سے کہتے۔ تم گواہی دو۔ کہ ہم ان کا مال نہیں چرایا وہ کہتے میں کیسے کہوں کہ تم نے مال نہیں چرایا کیا تم فلاں مال چرا کر نہیں لائے۔ ان کے بھائی کہتے کیا تم ہمارے بھائی ہو یا ان کے بھائی وہ کہتے اس میں کوئی شک نہیں کہ تم میرے بھائی ہو۔ لیکن کیسے ہو سکتا ہے کہ میں جھوٹی گواہی دوں۔ وہ انہیں مارتے پیٹتے اور سمجھتے کہ اب مار کھا کر اسے عقل آگئی ہوگی لیکن وہ دوبارہ یہی کہہ دیتے کہ تم نے چوری کی ہے میاں مغلہ سنایا کرتے تھے کہ جب کوئی چوری کا معاملہ میرے سامنے آتا تو میں خیال کرتا کہ اگر سچ بولا تو میرے بھائی اور دوسرے رشتہ دار مجھے ماریں گے اور اگر جھوٹ بولا تو گناہ گار ہو جاؤں گا اس لئے میں کہہ دیتا کہ میں تو آپ کے نزدیک کافر ہوں پھر آپ میری گواہی کیوں لیتے ہیں وہ کہتے تم کافر ہو لیکن بولتے سچ ہو پھر میں کہتا میرا اس معاملے میں کیا واسطہ ہے لیکن وہ میرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ میرے بھائی اور رشتہ دار مجھے چٹکیاں کاٹتے اور مجبور کرتے کہ میں جھوٹ بول دوں لیکن میں کہتا تم لائے تو تھے فلاں بھینس پھر میں جھوٹ کیسے بولوں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ مجھے خوب مارتے وہ دوست تنگ آکر قادیان آگئے اور ایک احمدی انجنیئر خان بہادر نعمت اللہ خان (وفات یافتہ) نے جنہوں ربوہ کے قریب دریائے چناب پر پل بنایا تھا۔ انہیں ملازم کرا دیا۔ غرض بعض ایسی عادات ہوتی ہیں جن کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا جس طرح (-----) کے لوگوں میں چوری کی عادت ہے نوجوان بعض دفعہ جھوٹ کی پرواہ نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں اگر جھوٹ بول لیا تو کیا ہوا۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا ہاتھ نے جو چیز اٹھائی ہو لیکن انسان کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلیں لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے۔ گویا انسان کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ جو چیز اس نے خود دیکھی ہے۔ اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں دیکھی جو چیز اس نے خود سنی ہے۔ اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں سنی جو چیز وہ خود چکھتا ہے اس کے متعلق وہ کہہ دیتا ہے فلاں چیز میں نے نہیں چکھی۔ اس کے ہاتھوں نے ایک چیز اٹھائی ہوتی ہے لیکن وہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ گویا وہ اپنی تردید آپ کرتا ہے اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہوگی شبہ ایسی چیز پر ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو حواس خمسہ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا اور حواس خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں جو شخص حواس خمسہ کی تردید کرتا ہے وہ گویا اپنی زبان ہاتھ ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز پکڑتے ہیں اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان تو چکھتی ہے لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں اب اگر میں یہ کہوں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا نہیں تو تم یہ بات نہیں سمجھ سکو گے لیکن میں یہ سوال اور طرح کرتا ہوں اس موقعہ پر حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ خادم کھڑے ہو جائیں جو یہ سمجھتے ہوں کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں مگر اس پر کوئی نوجوان کھڑا نہ ہوا) تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا دیکھو یہ مرض اتنا پھیل چکا ہے کہ تم میں سے ایک خادم بھی ایسا کھڑا نہیں ہوا جو کہہ سکے کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں حالانکہ اس کا علاج آسان تھا کہ جب تمہارا کوئی دوست جھوٹ بولتا۔ تو اسے کہتے کہ آج سے میں تمہارا دوست نہیں اور آج سے میں تمہارے ساتھ کلام نہیں کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آج تم بڑی دلیری سے کھڑے ہو جاتے اور کہتے میرے سب دوست سچ بولتے ہیں کیونکہ جب تمہارے کسی دوست نے جھوٹ بولا تھا اس وقت سے وہ تمہارا دوست نہیں رہا تھا۔ اگر تم ایسا کرتے تو تم خود بھی اور تمہارا وہ دوست بھی سچ بولنے لگ جاتا اگر تمہاری دوستی کی اس کے نزدیک کوئی قیمت ہوتی تو وہ کہتا میں اس کا دوست رہنا چاہتا ہوں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

انور ندیم علوی

حضرت مولانا غلام باری سیف

"خوشے میں دانے سے دانہ جڑا ہوا تھا اور وہ بڑے پیار اور سکون سے رہ رہے تھے۔ پھر ہجر اور فراق کے تہ ریشر نے انہیں دانہ دانہ کرکے بکھیر دیا۔ کون جانے اب ان کا آپس میں ملاپ ہوتا بھی ہے کہ نہیں) سندھ کے صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کا یہ شعر پس منظر ہے ان بزرگوں اور بڑے بڑے جید علماء کا جو یہاں ضلع نواب شاہ میں آتے رہے ہیں مگر پھر ایک ایک کرکے ہم سے جدا ہوتے گئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج کی تقریب کے مہمان خصوصی سلسلہ کے جید عالم محترم غلام باری صاحب سیف ہیں۔"

مندرجہ ذیل بالا الفاظ چند ماہ پیشتر میں نے ضلع نواب شاہ کی سالانہ تقریب میں محترم غلام باری صاحب سیف کی تقریر سے قبل استقبالیہ کے طور پر کہے تھے۔ مورخہ ۱۳/ جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک عزیز کی بیماری پرسی کیلئے جب خاکسار وہاں پہنچا تو یہ افسوسناک خبر ملی کہ مولانا غلام باری صاحب سیف وفات پاگئے ہیں۔ "ہم سب اسی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے" میرے سامنے پھر وہی منظر گھوم گیا" دانے سے دانہ ملا ہوا تھا جڑا ہوا تھا پھر ہجر و فراق نے دانہ دانہ بکھرا دیا۔ کون جانے ان کا آپس میں میل دوبارہ ہوتا ہے کہ نہیں"؟

مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ چند ماہ قبل کہے ہوئے الفاظ اس قدر جلد عملی تفسیر بن کر سامنے آکھڑے ہونگے۔

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف تحریر اور تقریر دونوں کے دھنی تھے۔ قدرت نے انہیں بڑی پیاری آواز عطا کی تھی اور موقعہ کی مناسبت سے آپ اس کا استعمال بھی خوب جانتے تھے۔ ہزاروں کے مجمع کو اپنے سحر انگیز خطاب سے بت بنا دینا سیف صاحب کا ہی حصہ تھا۔ سیرت کا موضوع آپ کی زبان پر سے ایک نہایت ہی پاکیزہ اور حیات بخش اثر سامعین پر چھوڑتا تھا۔ اسی تقریب میں (جس کا اوپر ذکر آیا ہے) جب خاکسار کی نظم "اے دیس کی ہواؤ" کے بعد محترم سیف صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی تو پیارے آقا سے جدائی کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ حقیقت اور افسانے میں خط امتیاز کھینچنا ناممکن نظر آتا تھا۔ یہ وہ کیفیت تھی جسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے ہاں صرف اہل دل محسوس کرسکتے ہیں۔ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا تھا۔

کچھ عرصہ قبل نواب شاہ سٹیشن پر آپ کو دل کی تکلیف شروع ہوگئی۔ کہنے لگے "میری ایک ایک سانس سلسلہ کی امانت ہے۔ چاہتا ہوں کہ ہر سانس اسی راہ میں صرف ہو" کیا سچائی ہے جذبے کی اور کیا لگن ہے اپنے عہد کی ضلع نواب شاہ سندھ کی اکثر تقاریب میں آپ تشریف لایا کرتے تھے۔ سبھی دوستوں سے ذاتی پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ ایک ایک سے اس کا حال پوچھتے اور شفقت و محبت کا سلوک کرتے جس جگہ جاتے وہاں کے حالات اور واقعات سے انکو آگاہی ہوتی تھی اور موقع کی مناسبت سے مقامی واقعات کا ذکر اس رنگ میں کرتے کہ سامعین پر اس کا خاص اثر ہوتا تھا۔

چند سال قبل ضلع نواب شاہ کی تقریب میں مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کے احمدیت پر قربان ہو جانے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ "جب میں نے ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب سے ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کے احمدیت پر قربان ہو جانے کا ذکر کیا (ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور ڈاکٹر عبدالقدوس سے پہلے احمدیت پر قربان ہو گئے تھے) تو ڈاکٹر عبدالقدوس نے کہا چھوٹا بھائی تھا مولوی صاحب! مگر مجھ سے آگے نکل گیا ہے۔ کیا فقرہ تھا۔ ایک حسرت ایک تڑپ! ہر آنکھ برس رہی تھی۔ ایک خاموش اظہار عقیدت -- جانے والوں کے لئے دعا کے جذبات --- دل میں اس مقام کو پالینے کی حسرت و تمنا انگڑائیاں لیتی نظر آتی تھی۔

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف شکار کے شوقین تھے۔ تقاریب سے فارغ ہو کر رحمٰن آباد کے نواح میں دوستوں کے ساتھ شکار اور تفریح کے لئے نکل جاتے اور یہی چیز تھی کہ احباب ان سے بہت جلد بے تکلف ہو جاتے تھے۔ نواب شاہ سندھ کی گذشتہ تقریب میں اور اس کے بعد کراچی روانگی تک مجھے بحیثیت امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ ان کی میزبانی کا شرف حاصل رہا۔ رات بھی انہوں نے غریب خانہ پر قیام فرمایا اور میری درخواست پر گھر، بچوں، کاروبار عزیزوں سب دوستوں کے لئے بہت بہت دعائیں کیں۔ نواب شاہ سے کراچی اس دن فلائٹ نہ مل سکنے کی وجہ A.C کوچ کے ذریعہ دو خدام ان کے ساتھ روانہ کئے۔ ویٹنگ روم میں مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب خاکسار اور مکرم محمد اشفاق صاحب اور خدام کے ساتھ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ جماعت کی ترقی اور بہتری کے لئے --- یہ آخری بھرپور ملاقات تھی اس کے بعد ربوہ میں سرراہ ملاقات ہوئی۔ سلام دعا اور خیریت تک محدود رہی۔ دعا ہے مولا اپنے فضل سے محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

شریفہ شیریں حمید

محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ

میرے شوہر ملازمت کے سلسلہ میں ستمبر ۱۹۷۷ء میں تہران۔ ایران تشریف لے گئے۔ مجھے بھی ان کے ہمراہ ایران جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں پر بشریٰ داؤد سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ میرے گھر کے قریب رہائش پذیر تھیں۔ پہلی ملاقات میں ہی بشریٰ داؤد نے اپنے حسن اخلاق سے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ اس کے بعد میرے ایران میں ڈیڑھ سالہ قیام کے دوران شاید ہی ایسا کوئی دن ہوتا ہوگا کہ ہماری ملاقات یا فون پر بات چیت نہ ہوتی ہو۔ تہران کے قیام کے دوان لجنہ اماء اللہ تہران کی مجلس عاملہ کے عہدیداروں کے انتخاب میں خاکسارہ بطور صدر اور بشریٰ داؤد بطور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئیں۔ اس طرح سے ہمیں مل کر لجنہ اماء اللہ کے کام کرنے کی توفیق ملی۔ خواتین کی تربیت کے سلسلہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے مسند امامت پر فائز ہونے سے پہلے ہمیں نہایت ہی قیمتی اور مفید نصائح اور مشوروں سے مستفیض فرمایا اور قدم قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی۔ میرے شوہر کے نام اپنے ایک خط محررہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں آپ نے تحریر فرمایا۔ "امید ہے آپ بفضل تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ آپ کی چٹھی مرقومہ ۱۲/ دسمبر موصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تہران کی لجنہ کو بہتر اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور سب ممبرات میں اتحاد اتفاق اور تعاون کی روح مضبوط فرمائے۔ لجنہ کے فرائض میں خاص طور پر یہ باتیں داخل ہیں---- مالی قربانی کرنا۔ علم بڑھانا، تقریر کی مشق کرنا، مضمون لکھنا، دینی کلاسیں لگانا، وحدت کو مضبوط رکھنا، اخلاق کی اصلاح کرنا، بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینا، (دینی) احکام پردہ وغیرہ پر عمل کرنا اور کرانا، ترک رسومات، دعاؤں کا شغف رکھنا۔

لجنہ کو اپنے پروگرام میں مذکورہ باتیں خاص طور پر شامل کرنی چاہئیں۔ عورتوں کی تربیت کو جماعت کی ترقی میں بڑا دخل ہے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو، نے فرمایا کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو ہم بہت جلد کامیاب ہو سکتے ہیں۔ سو ہماری بہنوں اور بزرگ خواتین کو تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمتوں برکتوں اور فضلوں سے حصہ وافر عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ برکتوں بھری خدمت دین میں گذرنے والی زندگی عطا فرمائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اللہ نے چاہا عزیزہ شریفہ سلمہا کی ذاتی دلچسپی سے لجنہ کو تربیتی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچیگا۔"

خاکسار مرزا طاہر احمد

ان قیمتی نصائح اور لائحہ عمل پر بشریٰ داؤد اور میں نے پوری طرح سے عمل کرنے کی کوشش کی اور لجنہ اماء اللہ تہران کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

انقلاب ایران کے فوراً بعد ہمیں پاکستان واپس آنا پڑا کچھ عرصہ بعد داؤد بھائی اور بشریٰ بھی پاکستان واپس آگئیں۔ ہم دونوں کا قیام کراچی میں تھا۔ ۱۹۷۹ء میں حضرت امام جماعت ثالث اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے نے لجنہ اماء اللہ کراچی کے کام چلانے کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی مقرر فرمائی۔ حضرت اقدس نے ازراہ شفقت بشریٰ داؤد اور مجھے بھی اس کمیٹی کا ممبر مقرر فرمایا اس طرح سے ایک بار پھر بشریٰ داؤد اور مجھے کراچی میں لجنہ اماء اللہ کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اللہ کا انعام تھا جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پیاری بہن بشریٰ کو فن خطابت کا ملکہ عطا کیا ہوا تھا جو اسے ان کے والد ماجد مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی سے وراثت میں ملا تھا۔ ۱۹۹۲ء کے آخر میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے بشریٰ داؤد کو لاہور کے مختلف حلقوں میں سیرت کے موضوعات پر تقاریر کرنے کے لئے خاص طور پر مدعو کیا۔ بشریٰ کا چند دنوں کے لئے قیام میرے پاس تھا۔ اس طرح سے ہمیں ایک بار پھر مل بیٹھنے کا موقع ملا اور ہم نے تہران اور کراچی کی یادوں کو تازہ کیا۔ سیرت کے موضوع پر بشریٰ کی تقریریں اتنی دلکش اور ولولہ انگیز ہوتی تھیں کہ دلوں کو موہ لیتیں اور دلوں میں یہ خواہش مچلتی رہتی کہ کاش یہ تقریر جاری رہے اور ختم نہ ہو۔ ان تقاریر کا غیراز جماعت خواتین پر بھی بے حد اثر ہوتا۔

میری یہ بہن بہت ہی ہنس مکھ اور ذہین تھی۔ موت کے بے رحم ہاتھوں نے اسے ہم سے جلدی چھین لیا۔ یہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا جلدی ہم سب سے جدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔ داؤد بھائی ان کے بچوں اور والدین کو

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق- ایڈووکیٹ- لندن

یہ انگلستان ہے

میں پہلی بار انگلستان ۱۹۸۷ء میں آیا تھا۔ بطور ایڈووکیٹ سیر کرنے کی غرض سے۔ پھر ۱۹۸۸ء میں پھر ۱۹۹۲ء میں جب مجھے برین سرجری کے امتحان سے گزرنا پڑا۔ اب ۱۹۹۳ء میں پھر آیا ہوں۔ لندن میں ٹھہرتا ہوں۔ عجیب ملک ہے۔ عیسائیوں کا راج ہے۔ یہاں صرف انسانوں ہی کی نہیں جانوروں کی بھی قدر ہے۔ جو اصول بنا رکھے ہیں ان پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ یہاں کسی کو بڑا نہیں سمجھا جاتا۔ کوئی سفارش نہیں چلتی۔ ملکہ ہو یا وزیراعظم' وزیر ہوں یا پارلیمنٹ کے ممبر' غریب ہو یا امیر قانون کی زد سے کوئی نہیں بچتا۔ پولیس ایمان دار ہے جو چوکنی رہتی ہے۔ جہاں غیر قانونی بات ہوتی ہے پولیس کو پہنچتے سیکنڈ نہیں لگتے۔ ملزم بچ کر نہیں جاسکتا۔ پولیس کی گاڑی حاضر۔ ضرورت ہو تو فوراً ہیلی کاپٹر بھی جائے واردات پر فوراً پہنچ جاتا ہے۔ پولیس کی ضرورت ہو یا کوئی ایمرجنسی ۹۹۹ فون کر دیا جاتا ہے پولیس یا ایمبولینس کا بتایا جاتا ہے۔ جونہی ۹۹۹ گھمایا جاتا ہے ان کے سامنے سارا نقشہ آجاتا ہے کس نمبر نے فون کیا۔ وہ گھر کہاں واقع ہے۔ فون بند کر کے پھر فون کرتے ہیں کہ کیا بات ہے۔ پانچ منٹ کے اندر ضرورت کی جگہ پر پولیس یا ایمبولینس حاضر ہوتی ہے۔ میرے لڑکے کا لڑکا معذور ہے اگرچہ سمجھ رکھتا ہے مگر بول نہیں سکتا چل نہیں سکتا چند دن کی بات ہے کہ ہمارے علم کے بغیر اس نے ۹۹۹ نمبر گھما دیا۔ مگر کوئی بات کئے بغیر فون بند کر دیا۔ ہم سب اپنے اپنے کاموں مشغول تھے اور یہ علم نہ تھا کہ لڑکے نے یہ نمبر گھما دیا ہے۔ چند منٹ نہ گزرے تھے کہ گھنٹی بجی۔ دروازہ کھولا تو پولیس مکان کے اندر داخل ہو کر فون کرنے کا سبب پوچھنے لگی ہم نے حیرانی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم نے تو فون نہیں کیا پولیس کو شک ہوا کہ کوئی بات ہے جو شاید یہ چھپا رہے ہیں۔ انہوں نے گھر کی تلاشی لینا شروع کر دی تو ان کو بتایا کہ ہمارا ایک بچہ معذور ہے شاید اس نے فون کر دیا ہو گا اس پر وہ بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھنے لگے وہ پولیس دیکھ کر زور زور سے رونے لگ گیا مگر بات نہ کر سکتا تھا۔ اسے دیکھ کر پولیس کو تسلی ہوئی کہ لڑکے نے غلطی کی ہو گی۔ ہم نے بھی تکلیف کی معذرت کی تو پولیس چلی گئی۔ کسی چوراہے پر کوئی پولیس والا ٹریفک کو کنٹرول نہیں کرتا۔ ٹریفک لائٹ کنٹرول کرتی ہے جس کی لوگ پابندی کرتے ہیں اور ہر شخص گاڑی چلانے والا یہ بھی جانتا ہے کہ اس نے خلاف ورزی نہیں کرنی اور اگر کی تو پکڑا جائے گا۔ بس پر چڑھنے کے لئے خود بخود لائن میں کھڑے ہوتے ہیں۔ سٹور میں داخل ہونا یا نکلنا ہو تو دروازہ کھولتے وقت دیکھتے ہیں کہ کوئی اور آنے والا یا جانے والا تو نہیں اگر ہو تو اسے پہلے موقع دیتے ہیں جو thank you کہتا ہے۔ پیدل چلنے والا سڑک پر قدم رکھے سڑک پار کرنے کے لئے تو دونوں طرف ٹریفک رک جاتی ہے۔ روٹی کپڑا مکان حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس کے پاس نوکری نہیں اس کو گزارا الاؤنس ملتا ہے۔ جس کے پاس مکان نہیں اس کو حکومت مکان دیتی ہے مذہب یا رنگ کی کوئی قید نہیں سب سے ایک جیسا سلوک ہوتا ہے۔ علاج معالجہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہر آدمی کسی نہ کسی ڈاکٹر کے پاس رجسٹرڈ ہے جو مفت دیکھتا اور دوا تجویز کرتا ہے۔ ایمرجینسی کی صورت میں ہسپتال بھجوا دیتے ہیں۔ ۱۶ سال تک کے بچے کو دوا مفت ملتی ہے۔ عورت ۶۰ سال کی ہو مرد ۶۵ سال کا ہو تو دوا مفت ملتی ہے زچگی کے موقعہ پر زچہ و بچہ کو مفت دودھ ملنا شروع ہو جاتا ہے پھر ایسی عمر کی عورتوں یا مردوں کو پاس مل جاتے ہیں جو اندرون شہر ریل پر یا بس پر جہاں چاہیں آ جاسکتے ہیں اتنی عمر پر ہر مرد یا عورت کو سرکار کی طرف سے پنشن لگ جاتی ہے جس پر وہ اپنا گزر اوقات کرتے ہیں۔ ذرا سی غلطی پر فوراً sorry کہتے ہیں۔ ریل ہو یا بس لوگ قطار میں کھڑے ہوتے ہیں سارے شہر میں اوپر اور زیر زمیں گاڑیاں چلتی ہیں۔ ایک گاڑی چلتی ہے تو ایک' دو یا تین منٹ کے اندر دوسری گاڑی آجاتی ہے سٹیشن پر لگے کمپیوٹر بتا رہے ہوتے ہیں کہ گاڑی آنے میں کتنا وقفہ ہے۔ زیر زمیں بڑے بڑے ریلوے سٹیشن ہیں اکثر اتنے اتنے بڑے ہیں کہ انسان دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ سٹیشن کی گہرائی اوپر سے دیکھیں تو ڈر لگتا ہے کہ اس قدر نیچے کیسے کھدائی کی گئی سٹیشن بنائے گئے اور ریلوے لائنیں بچھائی گئیں سرنگیں نکالی گئیں۔ سیڑھیاں خودرو اوپر یا نیچے جانے کے لئے لگی ہوتی ہیں جن پر لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گاڑی سٹیشن پر کھڑی ہوتی ہے تو دروازے کھل جاتے ہیں اور تقریباً ایک منٹ بعد خود بخود بند ہو جاتے ہیں اس لئے لوگ جلدی سے اتر جاتے یا چڑھ جاتے ہیں۔ یہ وہ ملک ہے جہاں بجلی فیل ہونے یا بند ہونے کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ سڑکوں کا جال بچھا ہے بعض سڑکوں پر آپ چند منٹ سے زیادہ گاڑی کھڑی نہیں کر سکتے۔ زیادہ دیر ہو جائے تو پولیس جرمانہ کی چٹ لگا جاتی ہے جو دینا پڑتا ہے کوئی گاڑی جرم کر کے بھاگ نہیں سکتی۔ پولیس والے وائرلیس پر ایک منٹ میں مکمل معلومات حاصل کر لیتے ہیں کہ گاڑی کا مالک کون ہے اور اس کا پتہ کیا ہے بڑے بڑے سٹور جہاں ضرورت کی تقریباً ہر چیز ملتی ہے شہر میں اکثر ڈبل ڈیکر بسیں چلتی ہیں جن پر کوئی بھیڑ نہیں ہوتی۔ کوئی کنڈیکٹر نہیں ہوتا۔ ڈرائیور ہی کارڈ دیکھتے یا پیسے لیتے ہیں۔ thank you ان لوگوں کی زبان پر ہر آن ہوتا ہے۔ سڑکوں پر کوئی کاروبار نہیں ہوتا کوئی گردوغبار نہیں۔ کسی جگہ مٹی نظر نہیں آتی کپڑے کئی کئی دنوں تک گندے میلے نہیں ہوتے۔ سوشل ویلفیئر کا محکمہ لوگوں کو سہولتیں دیتا ہے بتاتا ہے کہ کونسی کون سی سہولت ان کو مل سکتی ہے۔ کونسل کی منظوری کے بغیر نہ کوئی گھر بن سکتا ہے نہ کسی گھر میں کوئی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ہر بزنس کے لئے کونسل سے منظوری لینا پڑتی ہے۔ کسی گاڑی سے دھواں نکلنا جرم ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنی گاڑی ہی چلا سکتا ہے جب تک کہ AnyDriver کا لائسنس نہ ہو۔ ہر گاڑی کی انشورنس لازمی ہے اور وقفہ وقفہ بعد گاڑی پاس کروانا پڑتی ہے۔ گاڑی ہر حالت میں ٹھیک ہو تو پاس ہوتی ہے۔ اگر ایک گاڑی دوسری گاڑی کا نقصان کر دے تو کوئی جھگڑا یا لڑائی نہیں ہوتی بلکہ اپنا قصور مان لیتے ہیں اور انشورنس کمپنی کو بتا دیتے ہیں کہ ان کی غلطی کی وجہ سے فلاں گاڑی کو نقصان ہو گیا ہے۔ انشورنش کمپنی والے معائنہ کر کے نقصان کی رقم ادا کر دیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے گھر میں زیادہ شور نہیں مچا سکتا۔ ریڈیو میوزک T.V اونچا نہیں لگا سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کے آرام میں دخل اندازی کر رہا ہو تو وہ پولیس کو فون کر دیتے ہیں جس پر پولیس آکر دخل اندازی کرتی ہے۔ ہر گھر میں قالین بچھے ہوتے ہیں سیڑھیوں میں اور ٹائیلٹ میں بھی قالین ہوتے ہیں۔ دوکان اور سٹوروں پر ہر چیز صاف ستھری ملتی ہے۔ دالوں اور چاولوں کو چننا نہیں پڑتا جیسے لاتے ہیں ویسے پکا لیتے ہیں تقریر اور تحریر پر کوئی پابندی نہیں۔ اگرچہ کبھی برطانیہ کی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوا کرتا تھا تاہم آبادی پر عجیب کنٹرول ہے۔ مین سڑکوں پر کاروں کا ہجوم اور کافی لوگ نظر آتے ہیں مگر عام سڑکوں پر چنداں مردوزن نظر نہیں آتے۔ محبت اور پیار کرنے پر کوئی پابندی نہیں کسی سے کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا منع ہے۔ یہ لوگ جو کام اچھے نہیں کرتے ان میں شراب پینا اور کھلے بندوں پیار کرنا ہے۔ اندرونی طور پر بھی برائیاں ہوں گی مگر تہذیب و تمدن میں بہت آگے ہیں لڑائی جھگڑے کم ہوتے ہیں۔ عدالتوں کا نظام بھی اچھا ہے۔ اول تو معاملات وکلاء آپس میں طے کر لیتے ہیں عدالتوں تک معاملہ جائے تو ہر شخص کے وقت کو قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ تحریری جواب مانگ لیا جاتا ہے بعض دفعہ کہہ دیا جاتا ہے کہ خود ہی فیصلہ کر دیا جائے ہر کیس دئے گئے وقت پر بلایا جاتا ہے۔ زیادہ تاریخیں نہیں پڑتیں۔ کیسوں کے انبار نہیں ہوتے اکثر اوقات پہلی تاریخ پر ہی فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی جرمانہ ہو جائے تو استطاعت کے مطابق ادا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ کتنے ہی لوگ باہر سے آکر یہاں پناہ لے لیتے ہیں جن کو حکومت رہنے کے لئے جگہ اور گزارے کے لئے الاؤنس دیتی ہے۔ سکولوں میں کوئی فیس نہیں بچوں کو مارنا منع ہے چار پانچ جماعت تک زیادہ تر رہنے سہنے کے آداب سکھاتے ہیں ایک دو کتابیں معمولی سی ہوتی ہیں Disabled کا خاص خیال رکھتے ہیں جو Disabled بچے سکول جاتے ہیں۔ اکثر بول نہیں سکتے چل نہیں سکتے ایسے بچوں کو بھی Disabled کو بہت زیادہ الاؤنس اور سہولتیں دیتے ہیں جو ان کو سنبھالتے ہیں ان کو سنبھالنے کا خرچ ملتا ہے صبح گاڑی آکر لے جاتی ہے جو شام کو چھوڑ جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا سکول میں ہی کھلاتے ہیں سردی زیادہ اور گرمی کم پڑتی ہے ایسے بچوں کے لئے علیحدہ سکول ہے۔ شروع ہی سے بچوں کو تیرنا اور گھوڑسواری سکھاتے ہیں۔

پاکستان ہمارا اپنا ملک ہے یہاں آبادی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ ہمارا ملک سب بے گھر لوگوں کو مکان دینے کے قابل نہیں۔ جن زمینداروں کے پاس زمین نہیں ان کو زمین دینے کے قابل نہیں۔ سب کا مفت علاج کرنے اور دوائیں دینے کے قابل نہیں۔ ہر طرف گردوغبار ہے۔ ہر طرف رش اور بھیڑ ہے بھوک اور ننگ ہے۔ رشوت اور سفارش کا دوردورہ ہے۔ مار کٹائی قتل وغارت چوری مقدمہ بازی کی انتہا ہے دن میں بجلی کئی دفعہ بند ہو جاتی ہے جن چیزوں کی ملک کو ضرورت ہے وہ کب ملیں گی اور جو برائیاں ہیں وہ کب دور ہوں گی! جہاں انسان نے جنم لیا ہو' پلا ہو' جہاں دوست رشتہ دار ہوں اس ملک کی مٹی کی خوشبو باہر گئے ہوئے انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور انسان واپس اپنے ملک آنے کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔ خدا کرے ہمارا ملک پھلے پھولے۔

برائیاں دور ہوں نہ کوئی سفارش کرنے والا اور نہ کوئی سفارش ماننے والا رہے ہر کسی کی جان و مال محفوظ ہو نہ لڑائی نہ جھگڑے نہ چوری نہ چکاری نہ قتل وغارت نہ عدالتوں میں اتنا رش رہے۔ ہر ایک کو روٹی کپڑا مکان اور سستا انصاف مہیا ہو اللہ کرے جلد ایسا ہو۔

"گناہ حقیقت میں ایک زہر ہے اور خدا کی نافرمانی ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز

۲۰_اگست ۱۹۹۳ء

Why feel depressed

FromMuhammad Arif Saeed

Most of the articles and essays that appeared in the special supplements on 14th August in many of our national dailies had a tinge of sorrow and mourning. Is it that we as a nation are losing hope in our future? These essays clearly reveal the state of minds or the path of thinking of our people which is, of course not very optimistic. Our people feel betrayed and dejected as if they have been led to a valley of hopelessness with no way out. They are striving for a ray of hope, for a Messiah who could cure them of their evils and translate their dreams of a developed and prosperous Pakistan into reality. What the youth of this country have been legated by the pre-independence generation is in fact the cause of this desperation. They are harvesting what their elders sowed in this land of pure, and alas! The crop is most shameful and disastrous. Let me tell my countrymen that no Messiah will descend to purge our country of its evils or to show its people the road to prosperity. We, ourselves, will have to manage the sails of our ship (country) in order to steer it out of the rough waters into the tranquil and smooth flow of development. Let us revive and rekindle our weakening faiths and hold fast and firm to the teachings of Allah and the Prophet (PBUH) and adopt the sayings of the Quaid-e-Azam in practice so as to legate to our future generations not what we are given in legacy, but Unity, Faith and Discipline.

Lahore

The News International, Friday, August 20, 199?

محمد عارف سعید نیوز انٹرنیشنل کے ۲۰/اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

(اس خط کو "ہم کیوں مایوسی کا اظہار کرتے ہیں" کا عنوان دیا گیا ہے)۔

14۔اگست کو ہمارے اکثر قومی روزناموں میں چھپنے والے مضامین میں کسی حد تک افسوس کا اظہار ملتا ہے۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بطور ایک قوم کے اپنے مستقبل سے ناامید ہو رہے ہیں یہ مضامین صاف طور پر اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے یا لوگ کن خطوط پر سوچتے ہیں اور یہ ساری باتیں پر امید نہیں تھیں ہمارے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کو دھوکا دیا گیا ہے اور ان پر اب ناامیدی چھا گئی ہے گویا کہ انہیں ناامیدی کی ایسی وادی میں دھکیل دیا گیا ہے جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں وہ امید کی ایک کرن کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی مسیحا ان کی خرابیوں کو دور کر سکتا ہے اور ان کے خوابوں کو ایک بہتر خوشحال پاکستان میں بدل سکتا ہے۔ اس ملک کے نوجوانوں کو جو تقسیم برصغیر سے پہلے کی نسل سے ورثہ ملا ہے وہی ان کی ناامیدی کی کیفیت کا باعث ہے یہ لوگ وہی کچھ کاٹ رہے ہیں جو ان کے بڑوں نے اس "پاکوں کی سرزمین" میں بویا تھا اور افسوس ہے کہ انہوں نے کیا بویا تھا۔

یہ فصل نہایت شرمناک ہے اور تباہی کی طرف لے جانے والی۔ میں اپنے اہل وطن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی مسیحا اس ملک کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے یا اس ملک کو خوش بختی کا راستہ دکھانے کے لئے آسمانوں سے نہیں آئے گا۔ ہمیں خود اپنے جہاز کو چلانا پڑے گا۔ یعنی ملک کو۔ تاکہ ہم ان پانیوں میں سے نکل جائیں جنہیں رف (rough) کہا جا سکتا ہے۔ تاکہ ہم سکون کی وادی میں جہاں ترقی کے امکانات ہیں پہنچ جائیں۔ آیئے ہم اپنے ایمان کو دوبارہ زندہ کریں اس ایمان کو جو کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر سختی سے عمل کریں اور قائداعظم کے ارشادات کو عملی جامہ پہنائیں تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسلوں کو وہ ورثہ نہ دیں جو ہمیں ملا ہے بلکہ اتحاد ایمان اور تنظیم کا ورثہ دیں۔

یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

Black money

I WELCOME Mr Jawed Memon's views (Aug 11) in reply to my letter under the above caption.

His statement that "the government does not know where all the (black) money is" can hardly be believed. It is in the personal knowledge of this writer that as far back as the early 50's, discussions were held in the Ministry of Finance at a very high level with a number of businessmen to whiten the black money by paying a part of it as taxes. The businessmen were prepared to surrender 50% but the government of the day was not satisfied with it and the negotiations broke down.

It is generally known that there are four major groups that hold black money: (1) smugglers, (2) businessmen and industrialists, (3) politicians and bureaucrats, (4) big landlords — not necessarily in that order.

Of course, there are many honest persons within each group. Hundi dealers, honest bankers and many others can be contacted by the government to find out the details, if there is a will to do so.

SIBTUL HASAN HAZEEN
Karachi

DAWN MONDAY,

AUGUST 23, 1993

ڈان

۲۳_اگست ۱۹۹۳ء

سبط حسن حزیں (کراچی) ڈان کے ۲۳/اگست کے شمارے میں "کالا دھن" کے عنوان سے خطوط کے کالم کہتے ہیں۔

میں مسٹر جاوید میمن کے خیالات (۱۱/اگست) جو میرے خط کے جواب میں پیش کئے گئے ہیں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں ان کا یہ خیال کہ حکومت یہ نہیں جانتی کہ کالا دھن سارے کا سارا کہاں ہے یہ ایک ایسا خیال ہے جسے تسلیم کرنا آسان نہیں۔ یہ میرے ذاتی علم میں ہے کہ ۱۹۵۰ء میں وزارت خزانہ میں تاجروں سے گفتگو ہوئی تھی اور وہ تاجروں اور بہت اعلیٰ سطح کے افسران میں ہوئی تھی تاجروں سے کہا گیا تھا کہ وہ کالے دھن کو اس کا ایک حصہ ٹیکسوں میں ادا کر کے شفاف دھن میں تبدیل کر لیں تاجر حضرات نے یہ پیش کش کی تھی کہ وہ ۵۰ فی صد واپس کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس وقت کی حکومت اس سے مطمئن نہیں تھی اور اس لئے گفت و شنید ختم ہو گئی۔ عام طور پر یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ چار گروہ ایسے ہیں جن کے پاس یہ کالا دھن موجود ہے۔ (۱) سمگلر (۲) تاجر اور صنعت کار۔ (۳) سیاست دان اور بیوروکریٹ (۴) بڑے بڑے زمیندار لیکن یہ ترتیب ضروری نہیں کہ اہمیت کے لحاظ سے اسی طرح ہو۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ان میں بہت سے دیانت دار لوگ بھی موجود ہیں ہنڈی کا کام کرنے والے۔ دیانت دار بینکر اور بہت سے دوسرے لوگ ایسے ہیں جن سے حکومت رابطہ کر سکتی ہے تاکہ وہ اس بات کی تفصیل معلوم کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کام کرنے کی نیت ہو تو اس کے لئے راستہ نکل آتا ہے۔

Traffic discipline

SEVEN years back, I used to drop my son and daughter, then 7 and 5 years old respectively, to their schools. At traffic signals while we waited for the green signal many other vehicles driven by parents, uncles, brothers, sisters and drivers etc. could be seen breaking the red signal. My daughter and son would object to these vehicles violating the traffic signals.

Now seven years later, whenever we stop our car at red signals and others pass on as usual, these very children now 14 and 12 years old, hold me responsible for being the cause of their getting behind all those who were behind us. They continue to argue that as others are breaking the red signal to get advantage, why should they suffer just by following the rules.

These open violations of traffic law being observed by our kids and elders with the advantage going to the violators, is leaving an impression on these innocent minds that when grown up they should follow their elders and avail the advantages without being restrained by any agencies. This is most pathetic for a nation. Traffic Police have failed to maintain any discipline on the roads, except controlling, (properly or improperly) traffic on roads at the time of VIP movements, and that too by creating even worse situation at other roads where the traffic is diverted.

Perhaps, school principals can play a role in promoting traffic discipline in front of their schools with the help of the innocent kids. This may lead to better discipline on other roads too.

Every class teacher may ask the kids every day to lodge objections with their parents/uncles/aunties/drivers/brothers/sisters who violate red signals, change traffic lanes, overtake wrongly, create obstruction to other vehicles etc. Kids objecting to these violations should be given a special star(*) on their traffic guidebook to be maintained as a class book.

This has to be continued for a couple of years. May be the elders eventually learn the lesson from kids, having failed to teach and set an example for youngsters. After all "Child is the Father of the Man."

ABDUL HALIM
Karachi

DAWN SATURDAY,

AUGUST 28, 1993

ڈان

۲۸_اگست ۱۹۹۳ء

عبدالحلیم (کراچی) ڈان کے ۲۸/اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ٹریفک ڈسپلن کے متعلق کہتے ہیں۔

آج سے سات سال قبل میں اپنے بیٹے اور بیٹی کو جو اس وقت سات سال اور پانچ سال کی عمر کے تھے۔ ان کے سکولوں میں لے جایا کرتا تھا۔ ٹریفک سگنل پر ہم تو انتظار کرتے تھے کہ سبز بتی ہو تو آگے جائیں لیکن بہت سی دوسری گاڑیاں جنہیں والدین چچے بھائی بہنیں یا ڈرائیور چلا رہے ہوتے تھے سرخ بتی کے قانون کی خلاف ورزی کرتے نظر آتے تھے میری بیٹی اور بیٹا اس بات پر اعتراض کرتے تھے کہ یہ گاڑیاں ٹریفک کے قانون کی خلاف ورزی کیوں کرتی ہیں۔

اب سات سال بعد جب ہم ٹریفک سگنل پر کھڑے ہوتے ہیں سرخ بتی کی وجہ سے اور دوسرے لوگ وہاں سے گزر جاتے ہیں جیسا کہ ان کا معمول ہے تو وہی بچے جواب چودہ اور بارہ سال کے ہیں مجھ سے کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے رہ جانے کی وجہ آپ خود ہیں۔ ہم ان لوگوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں جو پہلے ہم سے پیچھے ہوتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ اس سلسلے میں دلیل دے کر گفتگو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح دوسرے لوگ سرخ بتی کے قانون کو توڑتے ہیں تاکہ وہ آگے نکل جانے کا فائدہ حاصل کریں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد صاحب سیفی ابن مکرم شریف احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کو ۵۔ ستمبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مجیب احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار محمود احمد بشیر صاحب دار النصر ربوہ کا نواسہ ہے۔

اعلان برائے پینشنران

صدر انجمن احمدیہ کے جملہ پینشنران فوری طور پر اپنا موجودہ ایڈریس اور اپنے بیوی بچوں کے اسماء اور عمریں جن کے اخراجات پنشنر صاحبان خود برداشت کر رہے ہوں سے دفتر محاسب کو اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔ شادی شدہ اور برسر روزگار بچوں کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

درخواست دعا

○ محترم ملک ارشاد الحق صاحب کا بایاں حصہ فالج سے متاثر ہے۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب شور کوٹ شہر ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ، ہمشیرہ صاحبہ اور وہ خود بھی عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سید سجاد احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

○ کچھ رقم دفتر ایوان محمود کے پاس سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لے۔

درخواست دعا

میں گذارش ہے کہ بجائے یہ تحریر کرنے کے کہ فلاں کی والدہ یا بیوی یا بہن یا کوئی اور رشتہ دار بیمار ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیمار کا نام بھی درج کیا جائے۔

(ادارہ)

بقیہ : ص ٦

وہ خود ایسا کیوں نہ کریں صرف اس لئے کہ وہ قانون کی پابندی کرنا چاہتے ہیں۔ ٹریفک کے قانون کی یہ کھلم کھلا خلاف ورزی جسے بچے دیکھتے ہیں اور بڑے بھی فائدہ حاصل کرنے کے لئے یہ خلاف ورزیاں کرتے ہیں ہمارے معصوم بچوں کے ذہنوں میں ایک ایسا تاثر چھوڑ رہی ہیں کہ جب وہ بڑے ہوں گے تو انہیں بھی اپنے بڑوں کی روایت کے مطابق ہی کرنا ہوگا اور پابندیوں کو توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہوگی یہ پابندیاں چاہے کسی بھی ایجنسی نے لگائی ہوں۔

یہ ایک قوم کے لئے نہایت دردناک بات ہے ٹریفک پولیس ٹریفک ڈسپلن کو قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ سوائے اس کے وہ اچھے طریق پر جو اچھا طریق نہیں ہے اس کے مطابق سڑکوں پر ٹریفک کو کنٹرول کرتے ہیں جبکہ کئی وی۔ آئی پی وہاں سے گزر رہے ہوں۔ اور وہ بھی اس طرح کہ دوسری سڑکوں پر حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو جاتی ہے یہ دوسری سڑکیں وہ ہیں جن کی طرف گاڑیوں کو موڑ دیا جاتا ہے۔

شائد سکولوں کے پرنسپل اس سلسلے میں ایک اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں اور ٹریفک ڈسپلن قائم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں خاص طور پر اپنے سکولوں کے آگے اور ایسا وہ معصوم بچوں کی مدد سے کر سکتے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بات دیگر سڑکوں پر بھی ڈسپلن قائم کرنے کا باعث بن جائے۔

ہر کلاس ٹیچر کو چاہئے کہ وہ ہر روز بچوں سے کہے کہ وہ ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزیاں جو انہوں نے والدین چچوں خالاؤں یا ڈرائیوروں اور بھائیوں سے دیکھی ہوں ان کے رجسٹر میں درج کرائیں ایسا کرنے سے ٹریفک اصول نہ صرف بتیوں کے سلسلے میں بلکہ سڑکوں میں اپنی لین بدلنے سے ایک دوسرے سے غلط طور پر آگے نکلنے سے اور دوسروں کی گاڑیوں کو بلاوجہ آگے آکر روک لینے سے۔ بچے جو ان خلاف ورزیوں پر احتجاج کریں انہیں ان کی کاپیوں میں جو کلاس بکس کے طور پر استعمال کی جائیں ایک سٹار ملنا چاہئے۔

یہ بات کچھ سالوں تک جاری رہنی چاہئے ہو سکتا ہے کہ آخر کار بڑی عمر کے لوگ ان بچوں سے سبق سیکھیں وہ خود انہیں سبق سکھانے میں ناکام ہو چکے ہیں اور ان کے لئے وہ ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکے۔ آخر کہا جاتا ہے کہ "بچہ انسان کا باپ ہے۔"

بقیہ : ص ۴

صبر جمیل عطا کرے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ مورخہ ۲۳/جولائی میں جن شاندار الفاظ میں بشریٰ کو خراج تحسین پیش کیا حضور کے ان لفاظ نے اسے زندۂ جاوید بنا دیا ہے۔

بقیہ : ص ۳

اس لئے میں آئندہ ہمیشہ سچ بولوں گا اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ تم بھی سچ بولنے لگ جاتے کیونکہ جب تم اپنے دوست سے سچ بلواتے تو پھر وہ دوست بھی تمہیں مجبور کرتا کہ تم سچ بولو اور اس طرح تمہیں وہ قیمت مل جاتی جس کا ہیرے جواہرات بھی مقابلہ نہیں کر سکتے بہرحال اگر تم نے پہلے اس طریق پر عمل نہیں کیا تو اب اس طریق پر عمل کرنا شروع کر دو یہ کہنا فضول ہو گا کہ تم جھوٹ نہ بولو کیونکہ اگر میں ایسا کہوں تو تمہارے لئے آگے قدم اٹھانا مشکل ہو جائے گا۔ میں کہتا ہوں جھوٹ بولنے والا تمہارا دوست نہ ہو اس طرح تم خود سچ بولنے لگ جاؤ گے تم اگر ایک دوست کو یہ کہو گے کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو میری دوستی ٹوٹ جائے گی تو لازمی تمہارا دوست بھی یہ فیصلہ کر لے گا کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو اس کی دوستی بھی ٹوٹ جائے گی۔ اور جب بھی تم جھوٹ بولو گے تو وہ کہے گا میاں تم کیا کر رہے ہو۔

(فرمودہ ۱۲۔ فروری ۱۹۵۱ء)

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔

عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-21842

تریاق اٹھرا فی ڈبیہ -/۲۰	نور کاجل فی شیشی -/۵	نور نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵	زد جام عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰	اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰	قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰	حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۳۔ ستمبر۔ رات تیز بارش ہوئی جس سے ٹھنڈک ہو گئی ہے

○ فوج کے اعلیٰ افسران نے الیکشن کمیشن کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کی اور اہم فیصلے کئے جن کے مطابق اسلام آباد کراچی اور لاہور میں بیلٹ پیپروں کی چھپائی اور انہیں عملہ تک پہنچانے کی ذمہ داری فوج اور الیکشن کمیشن پر ہو گی۔ انتخابات کی نگرانی کرنے والے فوجی افسروں کو جعلی ووٹ بھگتانے' دھاندلی کرنے اور ووٹروں پر ناجائز دباؤ ڈالنے والے عناصر کو موقع پر سزائیں دینے کے لئے مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات دیئے جائیں گے وہ تین ماہ تک قید اور ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا دے سکیں گے۔ فوج کا الیکشن مانیٹرنگ سیل الیکشن کمیشن کی درخواست پر قائم کیا گیا ہے۔

○ مشترکہ مفادات کی کونسل کے اجلاس میں واپڈا میں تھرمل پاور اور بجلی کی تقسیم کا نظام نجی شعبے کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

گلگت میں ٹرک ڈرائیوروں کی ہڑتال کو دس دن گذر گئے ہیں شمالی علاقوں میں اشیائے ضرورت کی قلت پیدا ہو گئی ہے ان کا مطالبہ ہے کہ ہے کہ دو ٹرک ڈرائیور بھائیوں کے قاتلوں کو گرفتار کر کے خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

○ اتوار کی رات احمد پور کے خیرپور چوک پر بے نظیر اور مرتضیٰ بھٹو کے کارکنوں میں تصادم سے متعدد کارکن زخمی ہو گئے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے اس ماہ کے آخر میں وطن واپس آنے کا اعلان کر دیا ہے ان کے ترجمان نے بے نظیر کے رویہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وہ سات مقدمات میں ضمانت قبل از گرفتاری کرائیں گے۔

○ امریکی سنٹرل کمانڈ کے جنرل جوزف عام انتخابات سے ۲۲ دن قبل چار رکنی وفد کے ہمراہ پاکستان آرہے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے سید قائم علی شاہ کو سندھ پیپلز پارٹی کی صدارت کے عہدہ سے ہٹانے کی سفارش کر دی ہے۔ قائم علی شاہ نے بیگم نصرت بھٹو کی طرف سے بلائے گئے اجلاس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے مرتضیٰ بھٹو کی انتخابی مہم اب نصرت بھٹو خود چلائیں گی۔

○ ٹیکس دہندگان کے ذمے تین ارب روپے کا ٹیکس وصول کرنے کے لئے ٹیکس چوروں کے بنک کھاتے منجمد اور املاک نیلام کی جائیں گی۔ ان میں ۲۲ سیاستدان بھی شامل ہیں۔

○ ملک نعیم نے الیکشن سے دستبرداری کا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔

○ بلوچستان میں فوجی حکام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ الیکشن کے جو نتائج پولنگ سٹیشن پر جاری ہوں ان پر اپنے دستخط کریں۔

○ پاکستان اور روس ایٹمی شعبہ میں تعاون کریں گے۔ جلد پانچ سالہ معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

○ سیکرٹری خارجہ مسٹر شہریار خان نے کہا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ عالم اسلام سے مشورہ کے بعد کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ نے این اے ۶۹ جھنگ سے سیدہ عابدہ حسین کی والدہ کو ٹکٹ دے دیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے سیدہ عابدہ حسین کے کاغذات سفارت کاری کی سرکاری نوکری کی وجہ سے مسترد کر دیئے تھے۔

○ سیکرٹری جنرل امور خارجہ مسٹر اکرم ذکی امریکہ میں پاکستان کے سفیر ہونگے۔

○ بی بی سی نے انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف سندھ کے حالات بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بے نظیر اور نواز شریف دونوں قومی اور ملکی مسائل پر بہت کم باتیں کرتے ہیں۔ دونوں بڑی جماعتوں کے مقابلے میں اسلامک فرنٹ متبادل سیاسی قوت بن گیا ہے۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے بے نظیر کے لئے سوشل کنٹریکٹ کی تائید کر دی ہے اور کہا ہے کہ یورپ میں یہ نظام کامیابی سے چل رہا ہے۔

○ مرکزی جمیعت اہل حدیث نے نواز شریف کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ اسی لئے کیا گیا ہے کہ کہیں "جذباتی خاتون" ملک کی حکمران نہ بن جائیں۔

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ ایسے آدمی کی تلاش جاری ہے جو صرف ایک ووٹ کی اکثریت سے حکومت بنالے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم نے کہا ہے کہ اگر جھنگ میں انتخابات ملتوی کئے گئے تو پورے پنجاب میں کہیں انتخابات نہیں ہونے دیں گے۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سنگاپور رہائی جیکنگ اور حبیب اللہ اغوا کیس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ نواز شریف حکومت نے زراعت کو جان بوجھ کر تباہ کیا تا کہ کسان غریب ہوں اور ان کی ملیں امیر ہو جائیں۔

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاست اور حکومت کو گھر کی لونڈی سمجھنے والوں کا یہ آخری الیکشن ہو گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ مرتضیٰ کی وجہ سے بے نظیر کی توجہ بٹ گئی ہے پارٹی میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں بھی پیپلز پارٹی کا جلسہ ہوتا ہے مرتضیٰ کے حامی پہنچ کر نعرے بازی شروع کر دیتے ہیں۔

○ بھٹو کے سابق مشیر امور طلبہ راجہ انور نے جرمنی سے ایک بیان میں کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو نے کہا تھا کہ جب تک پاکستان کے ۴ ٹکڑے نہیں ہو جاتے فوج سے نجات نہیں ملے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اندرا گاندھی نے مرتضیٰ کو ۲ ملین ڈالر دیئے میں نے مرتضیٰ کو ٹوکا تو اس نے کہا کہ جو محبت میں بھی جائز نہیں ہوتا جنگ میں وہ بھی جائز ہوتا ہے۔

○ نواز شریف نے ایک بار پھر اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ جماعت اسلامی سے ان کی جماعت کی انتخابی ایڈجسٹمنٹ ہو جائے گی۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	35
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	20
بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE	40
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	60
بے بی ٹانک	BABY TONIC	12
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20
بے ترتیب دانت کیور	IRREGULER TEETH CURE	20

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

بفضل خدا تعالیٰ بہترین تصویر' بہترین آواز' گارنٹی شدہ۔ نہایت اعلیٰ کوالٹی ڈش انٹینا اب پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کے لئے دستیاب تمام سیٹلائٹ اور ہر موسم کے لئے موزوں۔ آپ کے جانے پہچانے' پرانے آزمودہ خدمت گار

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 211274

رابطہ نمبر ۱ : رشید خالد' زاہد شاکر۔ یونیورسل سٹیبلائزر نیلا گنبد لاہور

فون 323751-7233751 رہائش 414246

رابطہ نمبر ۲ : شبیر حسین بیت احمدیہ سول کوارٹر پشاور فون 216093

نوٹ اگر آپ بھی ڈش انٹینا کے ڈیلر بن کر خدمت کرنا چاہتے ہیں تو رابطہ کیجئے۔

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص ——— مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

فون ۳۴۱۳۴

پتہ

دانت اچھے صحت اچھی

دانت مت نکلوایئے
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت درد کا فوری علاج

سالہ تجربہ کار 35

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ⁘ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں